اور اس کی قراتوں کی رو سے ترمیم کی جانی چاہئے۔ منجملہ ان قواعد کے ایک قاعدہ جو بصری مکتب فکر کے نزدیک مسلم ہے، یہ بھی ہے کہ "اذا شرطیہ" کی اضافت صرف جملہ فعلیہ کی جانب ہوسکتی ہے۔ اگر کہیں اسم پر داخل نظر آئے تو اس کی تاویل کی جائے گی اور اس سے پہلے ایک فعل محذوف قرار دیا جائے گا۔ مصنف نے لکھا ہے کہ بیس سے زیادہ آیات میں "اذا" اسم پر داخل ہوا ہے، اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر انھوں نے چھ سو نو (۶۰۹) شواہد مستند کلام عرب سے جمع کئے ہیں جن میں "اذا" کی اضافت جملہ اسمیہ کی جانب ہوئی ہے۔

مصنف کی رائیں متعدد مقامات پر قابل بحث ہیں لیکن اس کتاب کی افادیت اور قدر و قیمت میں شبہ نہیں۔ مصنف کے طرز تحریر کی بعض خامیاں البتہ قاری پر اچھا اثر مرتب نہیں کرتیں۔ مضامین کی تکرار اور خودستائی جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ واضح رہے کہ اس موضوع پر سب سے محققانہ، مفصل اور بے نظیر کارنامہ ڈاکٹر عبدالخالق عضیمہ مرحوم کا ہے جن کی کتاب "دراسات لأسلوب القرآن الکریم" دس ضخیم جلدوں میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے شائع ہوچکی ہے۔

معجم الدراسات القرآنیۃ

تالیف ڈاکٹر ابتسام مرہون الصفار۔ صفحات ۶۳۸ طبع اول ۱۹۸۴ء، ناشر: موصل یونیورسٹی عراق۔

اس کتاب میں قرآن مجید سے متعلق قدیم وجدید مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی ایک فہرست تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے بارہ موضوعات کے تحت پہلے مطبوعہ پھر غیر مطبوعہ کتابوں کا ذکر ہے۔ اس فہرست میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالات اور علمی رسائل میں شائع شدہ قرآنی مضامین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ موضوع کے دائرہ کو اس قدر وسیع کرنے کے بعد احاطہ کا تو سوال ہی نہیں البتہ غلطیوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں جیسا کہ خود مصنفہ نے اس کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس طرح کی ہر کوشش مفید اور مبارک ہے۔ قرآنی لٹریچر کی فہرست سازی کا کام باقاعدہ علمی منصوبہ کے طور پر بعض اداروں نے شروع کیا ہے۔ اس فہرست سے یقیناً انھیں مدد ملے گی۔